پنجتن پاک کہنے کا ثبوت

حضرت غزالئ زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ

بخدمت وحید الدہر فرید العصر غزالئ زماں عالی جناب حضرت شیخ الحدیث صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد۔ اُمید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ راقم نے کافی ایام سے ایک استفسار "پنج تن پاک" پر لفظ "پاک" استعمال کے جائز اور ناجائز ہونے کے متعلق روانہ خدمت عالیہ کیا تھا جس کا جواب تاحال موصول نہیں ہوا اور جواب کا انتظار بے صبری سے کیا جا رہا ہے۔ اس کی ضرورت یوں پیش آئی کہ آزاد کشمیر میں ایک غلام خانی وہابی و مستند جامعہ اشرفیہ جو اپنے آپ کو سنی حنفی صحیح العقیدہ ظاہر کرتا ہے اور ساتھ ہی حسب موقع شر انگیز شوشے چھوڑتا ہے۔ اس نے پنج تن پاک پر لفظ "پاک" کے استعمال کو ناجائز قرار دیا اور مزید برآں کہ یہ حضرات آیت تطہیر میں داخل ہی نہیں۔ جس سے لوگوں میں سخت بے چینی ہے۔ برائے کرم آپ اپنے قیمتی اور قابل قدر تحقیق سے جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔

طالب علم! سید محمد اشرف الکاظمی المشہدی

خطیب جامع مسجد مہاجرین کرشن نگر و مدرس دار العلوم انجمن نعمانیہ لاہور

الجواب:

محترم المقام حضرت سید صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اس سے قبل جناب کا کوئی نوازش نامہ فقیر کی نظر سے نہیں گزارا۔ جواباً عرض ہے کہ پنجتن کے معنی ہیں پانچ افراد۔ اور ان سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حسنین کریمین، سیدہ فاطمۃ الزہرا، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور آیہ تطہیر ان پانچوں مقدسین کے بارے میں نازل ہوئی۔ جس میں "وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا" موجود ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کر دے۔ پاک کرنا۔ جو اس

بات کی روشن دلیل ہے کہ یہ پنجتن واقعی پاک ہیں۔

دیکھئے، تفسیر ابن جریر میں ہے:

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نزلت هذه الایة فی خمسة فی وفی علی رضی اللّٰه عنه وحسن رضی اللّٰه عنه وحسین رضی اللّٰه عنه و فاطمه رضی اللّٰه عنها اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

(تفسیر ابن جریر ب ۲۲، صفحہ ۵ طبع مصر)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ آیت مبارکہ "پنجتن" کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ میری شان میں اور علی رضی اللہ عنہ کی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں! کہ جز ایں نیست اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے اے اہل بیت کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں پاک کر دے۔ پاک کرنا۔

رسول اللہ ﷺ نے جب خود اپنی زبان مبارک سے "خمسة" کا لفظ فرما دیا اور خمسة سے اپنی مراد کو ظاہر فرمانے کے لیے تفصیل ارشاد فرمادی۔ اور صاف صاف اظہار فرمادیا کہ آیہ تطہیر کی شانِ نزول یہ پانچ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پاک قرار دیا تو اب اس کے بعد کسی شقی القلب کا یہ کہنا کہ معاذ اللہ پنجتن کو پاک کہنا جائز نہیں اور پنجتن آیہ تطہیر میں داخل نہیں۔ بارگاہِ رسالت ﷺ سے بغاوت اور اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی تکذیب نہیں تو اور کیا ہے۔ نعوذ باللّٰه من ذلك۔ اس کا یہ مقصد نہیں کہ معاذ اللہ ان پانچ کے سوا ہم کسی کو پاک نہیں مانتے۔ ہمارے نزدیک حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات بھی آیہ تطہیر میں شامل ہیں۔ اسی لئے ہم ان کے ساتھ مطہرات کا لفظ لازمی طور پر استعمال کرتے ہیں اور ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار مقدس محبوب بندے اور بندیاں یقیناً پاک ہیں اور ہم ان کی پاکی کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن لفظ پنجتن پاک بولنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ حدیث منقولہ بالا میں خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے خمسة کا کلمہ مقدسہ ادا ہوا پھر ان کی تفصیل بھی خود حضور ﷺ نے فرمائی اور ان کی شان میں آیہ تطہیر کے نزول کا ذکر فر

اگر پنجتن پاک کے لفظ کا یہ ہم لیا جائے کہ معتقدین کے نزدیک ان پنجتن

کے سوا کوئی پاک ہی نہیں تو معاذ اللہ یہ الزام رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مقدسہ پر بھی عائد ہوگا۔ کیونکہ خمسۃ کا لفظ زبان رسالت ﷺ کا ارشاد ہے۔ معلوم ہوا کہ پنجتن کو پاک کہنے والے سب سے پہلے اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور اس کلمہ کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ پاکی انہیں پانچ میں منحصر ہے اور معاذ اللہ ان پانچ کے سوا کوئی اور پاک نہیں بلکہ یہ بھی پاک ہیں اور ان کے سوا وہ سب پاک ہیں جن کی پاکی پر کتاب و سنت سے دلیل قائم ہے۔

اُمید ہے آپ مطمئن ہو جائیں گے۔ اس سلسلہ میں اگر مزید کچھ فرمانا ہو تو پھر تحریر فرمائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مفصل لکھوں گا۔ والسلام

سید احمد سعید کاظمی، مدیر مسئول

بحوالہ: ماہنامہ السعید ملتان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۶۲ء

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی دُعا

"اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو تیرے دربار کے لائق ہو کیونکہ میرے تمام اعمال میں فساد نیت و کمی عمل شریک ہے البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ میلادِ مبارک ﷺ کے موقع پر میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا اور نہایت ہی عاجزی و خاکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجتا رہا۔

اے اللہ! وہ کون سا محل و مقام ہے جہاں میلادِ پاک ﷺ سے زیادہ تیری خیر و برکت اور کرم و رحمت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ لازماً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعہ دُعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔"

(حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)